السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اذان تہجد کے متعلق وضاحت فرمائیں کہ اس کی کیا حیثیت ہے، حضرت بلال رضی اللہ عنہ جو اذان دیتے تھے اس پر اعتراض ہے کہ وہ صرف رمضان کے ساتھ خاص ہے کیا اذانِ تہجد سارا سال بھی دی جا سکتی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صرف فجر کی ایک اذان ہوتی تھی، جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن زید بن عبدربہ رضی اللہ عنہ نے جب اذان کے متعلق خواب میں دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو پانچوں وقت اذان دینے کیلئے تعینات فرمایا کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ خوش الحان اور بلند آواز تھے۔ اس وقت فجر کی اذان بھی ایک ہوتی تھی۔ [مسند امام احمد ص: ۴۳ ج ۴]

[حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ صبح کی اذان وقت سے پہلے کہہ دی تھی تو اس کے متعلق باقاعدہ اعلان کیا گیا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو نیند آنے کی وجہ سے بروقت اذان نہیں دی جا سکی۔ [ابوداؤد، الصلوۃ: ۵۳۲

[ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو پابند کیا تھا کہ فجر واضح ہونے سے پہلے صبح کی اذان نہ کہی جائے۔ [ابوداود، الصلوٰۃ: ۵۳۴

اگرچہ امام ابوداؤد نے ان روایات کے ضعیف ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے، تاہم یہ ضرور معلوم ہوتا ہے کہ صبح کی اذان ایک ہوتی تھی اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کہتے تھے جب حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے اذان کہنے کے متعلق اپنے شوق کا اظہار کیا تو صبح کی دو اذانیں دینے کا اہتمام کر دیا گیا۔ پہلی اذان حضرت بلال رضی اللہ عنہ کہتے جبکہ دوسری اذان حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے ذمے لگا دی گئی، جیسا کہ حدیث میں ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ رات کو اذان دیتے تھے، اس لئے تم سحری کھاؤ اور پیو، تا آنکہ ابن ام مکتوم اذان دے۔ [صحیح بخاری، الاذان: ۲۶۳

[ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نابینے تھے وہ اس وقت تک اذان نہیں دیتے تھے تا آنکہ انہیں کہا جاتا کہ صبح ہو گئی اب اذان کہہ دی جائے۔ [صحیح بخاری، الاذان: ۶۱۷

اس میں رمضان یا غیر رمضان کی تخصیص نہیں ہے، لیکن یہ اذان اولیٰ نماز فجر کے وقت کا اعلان اور سامعین کو حضور جماعت کی دعوت دینے کے لئے نہیں ہے اسے تہجد کی اذان کہنے کی بجائے سحری کی اذان کہنا زیادہ مناسب ہے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اذان کی غرض وغایت خود فرمائی ہے کہ تہجد پڑھنے والا گھر لوٹ آئے اور اپنے گھر سونے والا بیدار ہو جائے۔ [صحیح بخاری، الاذان: ۶۲۱

واضح رہے کہ ہمارے ہاں یہ اذان فجر کی اذان سے کافی وقت پہلے کہہ دی جاتی ہے کیونکہ یہ اذان سحری کھانے اور نماز فجر کی تیاری کے لئے ان دونوں کاموں کے لئے چالیس، پینتالیس منٹ کافی ہیں، اس لئے گھنٹوں پہلے یہ اذان دینا درست نہیں ہے، نیز مذکورہ احادیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ اذان رمضان کے ساتھ مخصوص نہیں ہے کیونکہ سحری کا تعلق صرف رمضان سے ہی نہیں بلکہ دوسرے مہینوں میں بھی روزے رکھے جا سکتے ہیں۔ تفصیل کے لئے کتاب مرعاۃ المفاتیح (ص: ۱۵۵ ج ۲) کو دیکھا جا سکتا ہے۔ [واللہ اعلم]

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 2 صفحہ: 113